سوال

(351)قبروں پر قرآن مجید پڑھنا اور دعا کرنا کیسا ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

قبروں پر قرآن مجید پڑھنے، قبر کے پاس میت کے لیے دعا کرنے اور قبر کے نزدیک انسان کے خود اپنے لیے دعا کرنے کے بارے میں کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

قبروں پر قرآن مجید پڑھنا بدعت ہے کیونکہ ایسا نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ثابت نہیں ہے۔ لہذا جب یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ثابت نہیں تو پھر ہمیں اپنی طرف سے اسے ایجاد کرنا نہیں چاہیے کیونکہ صحیح حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ:

«وَكُلُّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ» (سنن النسائی، العیدین، باب کیفیة الخطبة، ح: ۱۵۷۹)

''ہر نیا کام بدعت ہے اور ہر بدعت ضلالت ہے اور ہر ضلالت (دوزخ کی) آگ میں لے جائے گی۔''

مسلمانوں پر واجب ہے کہ وہ سلف صالحین رضی اللہ عنہم وتابعین کرام رحمہم اللہ کی اقتدا کریں تاکہ خیر اور ہدایت پر قائم ودائم رہیں کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

«خیر الکلام کلام اللہ، وخیر الهدی ہدی محمد» (صحیح مسلم، الجمعة، باب تخفیف الصلاة والخطبة، ح: ۸٦٧)

''بے شک بہترین کلام کلام اللہ ہے اور بہترین طریقہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہے۔''

قبر کے پاس میت کے لیے دعا کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ انسان قبر کے پاس کھڑا ہو جائے اور صاحب قبر کے لیے جو آسانی سے ممکن ہو دعا کرے، مثلاً: اے اللہ! اسے بخش دے، اے اللہ! اس پر رحم فرما، اے اللہ! اسے جنت میں داخل فرما دے، اے اللہ! اس کی قبر کو کشادہ فرما دے، وغیرہ وغیرہ۔

اگر انسان قصد وارادہ کے ساتھ قبر کے پاس جا کر اپنے لیے دعا کرے تو یہ بدعت ہے کیونکہ دعا کے لیے کسی جگہ کی تخصیص نہیں کرنی چاہیے الا یہ کہ نص سے ثابت ہو۔ اور جب دعا کے لیے کسی جگہ کی تخصیص کرنا، خواہ وہ کوئی جگہ بھی ہو، نص یا سنت سے ثابت نہیں تو پھر اس کی انجام دہی بدعت ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ارکان اسلام

عقائد کے مسائل : صفحہ340

محدث فتویٰ